فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ القرآن

SHAR'EE COUNCIL OF INDIA BAREILLY SHARIF

شرعی کونسل آف انڈیا
(بریلی شریف)

بیسواں فقہی سیمینار
۱۴۴۵ھ/۲۰۲۴ء

موضوع: ۲

وزٹ ویزہ پر غیر قانونی طریقہ سے حج کرنے کا شرعی حکم

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتیِ اعظم ہند جگر گوشہ مفسرِ اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ **محمد اختر رضا خان قادری ازہری**

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

شرعی کونسل آف انڈیا

بریلی شریف

کے

فقہی

سالانہ سیمنارز

میں ہونے والے

فیصلہ جات

دیے گئے لنک پر ملاحظہ کیجئے

https://muftiakhtarrazakhan.com/shareecouncil/

٩٢/٧٨٦

سوال نامہ

وزٹ ویزا (Visit Visa) پر غیر قانونی طریقہ سے حج کرنے کا شرعی حکم؟

اسلام کے ارکان میں ایک اہم رکن حج ہے۔ حج سنہ ۹ھ میں فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے مگر عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے۔ حج واجب ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں جب تک وہ سب نہ پائی جائیں حج فرض نہیں۔ (۱) اسلام (۲) دار الحرب میں ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ جانتا ہو کہ اسلام کے فرائض میں حج ہے۔ (۳) بلوغ (۴) عاقل ہونا (۵) آزاد ہونا (۶) تندرست ہو (۷) سفر خرچ کا مالک ہو اور سواری پر قادر ہو (۸) وقت۔ یہاں تک وجوب کے شرائط کا بیان ہوا اور شرائط ادا کہ وہ پائے جائیں تو خود حج کو جانا ضروری ہے اور سب نہ پائے جائیں تو خود جانا ضروری نہیں بلکہ دوسرے سے حج کراسکتا ہے یا وصیت کر جائے۔

وجوب ادا کے شرائط درج ذیل ہیں۔

(۱) راستہ میں امن ہونا،

(۲) عورت کو مکہ تک جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا شرط ہے،

(۳) جانے کے زمانے میں عورت عدت میں نہ ہو،

(۴) قید میں نہ ہو،

وجوب حج کی شرطوں میں سے ایک شرط سفر خرچ کا مالک ہونا اور سواری پر قادر ہونا ذکر کیا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ چاہے سواری اس کی ملک ہو یا اس کے پاس اتنا مال ہو کہ کرایہ پر لے سکے،

حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: عن علی قال: قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم من ملك زاداً و راحلةً تُبلغه الی بیت الله فلم يحجّج فلا عليه أن يموت يهودياً أو نصرانياً وذلك أَنّ الله يقول فی كتابه: والله على الناس حج البيت من استطاع إليه سبيلا (ترمذی شریف: کتاب الحج: باب ماجاء فی حرمته مکتی ص: ۱۵۲ مکتبہ بیت الافکار) عالمگیری میں ھے: ومنها القدرة على الزاد والراحلة بطريق الملك او الاجارة دون الاعارة والاباحة سواء كانت الاباحة من جهة من لامنة له عليه كالوالدين و المولودين او من غيرهم كالاجانب كذا فی السراج الوهاب (جلد اول ص: ۲۴۰، دار الكتب العلمية)

شامی میں ہے: قوله (ذی زادو راحلة) افادانه لا یجب الا یملك الزادوملك اجرة الراحلة فلا یجب بالاباحة او العارية كما فی البحر وسیشیر الیه قوله "مختصة به فلا یكفی لو قدر علی راحلة مشتركة بر كبها مع غیره بالمعاقبة.(شرح اللباب ج:سوم ص:۴۵۸،دار الكتب العلمية)

فتاوی عالمگیری میں ہے: وهو فرض علی الفور وهو الاصح فلا تباح له التأخیر بقدر الامكان الی العام الثانی كذا فی خزانة المفتین.(ج اول ص:۲۱۶،مکتبہ زکریا)

بلکہ کئی سالوں تک اس کو مؤخر کرنے والا فاسق اور مردود الشہادۃ ہو جاتا ہے، در مختار میں ہے: فرض علی الفور فی العام الأول عند الثانی وأصح الروایتین عن الامام ومالك واحمد فیفسق ترد شهادته بتأخیره ای سنینا (ج:۲، ص:۴۵۴،مکتبہ زکریا) البحر الرائق میں ھے: ویاثم بالتأخیر لترك الواجب وثمرة الاختلاف تظهر فیما اذا أَخَّرَه فعلی الصحیح یأثم ویصیر فاسقا مردود الشهادة وعلی قول محمد لا -(ج:۲،ص:۵۴۲،مکتبہ زکریا)

مذکورہ بالا فقہی جزئیات سے واضح ہے کہ زاد اور راحلہ پر قادر ہونے کے بعد قول صحیح پر اسی سال حج فرض ہے تاخیر کی صورت میں ترک واجب کے سبب فاسق اور مردود الشہادۃ ہو جائے گا۔

شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف میں قرعہ اندازی کی وجہ سے ادائیگی حج میں تاخیر کا مسئلہ " کے تحت یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ فرضیت حج کے لئے استطاعت مالی میں حج کمیٹی کے مصارف کا اعتبار ہے ظاہر ہے کہ حج کمیٹی کا خرچ پرائیویٹ ٹورز کے اخراجات کے مقابلے میں بہت کم ہے، اور یہ بھی فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ عازمین حج جنہیں پرائیویٹ ٹورز سے حج میں جانے کی استطاعت ہوتی ہے مگر زائد خرچ سے بچنے کے لئے حج کمیٹی ہی سے جانا چاہتے ہیں اور اپنے نمبر آنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں ایسے عازمین حج تاخیر کی وجہ سے گنہگار ہوتے ہیں اگر یہ عازمین حج یونہی انتظار کرتے ہوئے فوت ہو جائیں تو ان پر ترک حج کا گناہ ہوگا"۔اس فیصلہ سے صاف ظاہر ہے کہ جو ٹور سے جانے کی طاقت رکھتا ہے اس پر بھی حج فرض ہے اور جو حج کمیٹی سے جانے کی قدرت رکھتا ہے اس پر بھی حج فرض ہے مگر آج کل ایک تیسری صورت بھی حج پر جانے کی نکل گئی ہے اور خوب فروغ پا رہی ہے وہ ہے ویزٹ ویزا لے کر غیر قانونی طریقہ پر حج کرنا،اس میں ٹور اور حج کمیٹی کے مقابلے میں خرچ بہت کم آتا ہے مگر خطرات زیادہ ہیں،اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جو لوگ ویزٹ ویزا پر حج کرنا چاہتے ہیں، ٹور والے پہلے انکے لئے سال بھر کا ویزٹ ویزا حاصل کرتے ہیں یا جن کا پہلے سے ویزٹ ویزا لگا ہوا ہے اور ویزا کی مدت ختم ہونے تک اتنا وقت مل رہا ہے کہ حج کر کے واپس آ سکتے ہیں تو ایسے افراد کو ٹور والے ویزٹ ویزا پر حج کے لئے لے جاتے ہیں، ویزٹ ویزا کے سبب سعودیہ عربیہ میں داخلہ ہو جاتا ہے مگر ایسے لوگوں کو یکم ذی الحجہ سے ۱۴/ ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی قانوناً اجازت نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی اس مدت میں حج اور عمرہ کی اجازت ہوتی ہے ہاں باقی دنوں میں صرف عمرہ اور زیارت کی اجازت ہوتی ہے اور جب تک ویزا ہے بار بار آنے کی اجازت ہے، مگر اس ویزا پر حج کرنا غیر قانونی ہے یہ ویزا صرف زیارت اور عمرہ کے لئے دیا جاتا ہے۔

اسی لئے ٹور مالکان ایسے حاجیوں کو جدہ اور مدینہ ایئر پورٹ کے علاوہ کسی دوسرے ایئر پورٹ پر اترنے والی فلائٹ سے ٹکٹ بنواتے ہیں اور پھر ایئر پورٹ عملہ سے ملکر کسی مخصوص کاؤنٹر پر پاسپورٹ پر انٹری درج کرائی جاتی ہے اور امیگریشن افسر سے ملکر زیادہ جانچ پڑتال سے بچا کر سعودیہ میں انٹری کرادیتے ہیں، پھر غیر معروف راستوں سے ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ میں غیر قانونی طریقہ پر داخل کرادیتے ہیں، راستہ میں اگر چیک پوسٹ آتا ہے تو وہاں بھی سیٹنگ ہوتی ہے اور مخصوص لائن سے ان حاجیوں کی گاڑیوں کو نکال دیا جاتا ہے مکہ مکرمہ میں انٹری کے بعد معلم سے مل کر ان کے لئے بازو پر باندھنے والا بیلٹ اور گلے میں لٹکانے والا آئی ڈی کارڈ حاصل کرلیا جاتا ہے جس پر معلم نمبر خیمہ نمبر وغیرہ لکھا ہوتا ہے۔ بیلٹ اور آئی ڈی کارڈ ملنے تک ان حاجیوں کو بہت خفیہ رکھا جاتا ہے قدم قدم پر پکڑے جانے کا خطرہ رہتا ہے بیلٹ اور آئی ڈی کارڈ مل جانے پر اجازت یافتہ حاجیوں کی طرح یہ بھی دکھنے لگتے ہیں مگر معلم کے اصل ریکارڈ میں ان کی انٹری نہیں ہوتی یہ اور بات ہے کہ معلم پیسہ لے کر بس سروس، ایام حج میں منی، عرفات، مزدلفہ میں ٹھرنے اور کھانے کا انتظام کر دیتا ہے مگر اس کے باوجود اصل ریکارڈ کے مطابق یہ غیر قانونی ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے واپسی تک انہیں بہت خفیہ رکھا جاتا ہے۔ یونہی جدہ اور مدینہ ایئر پورٹ پر حاجیوں کی فنگر پرنٹ اور آنکھ کی اسکیننگ کے بعد حاجیوں کا جو ریکارڈ تیار کیا جاتا ہے اس میں بھی ان غیر قانونی حجاج کی انٹری نہیں ہوتی اگر بایومیٹرک کے ذریعہ جانچ کی جائے تو ان کا غیر قانونی ہونا واضح ہو جائے گا اور سعودی قانون کے لحاظ سے مجرم قرار پائیں گے، مگر ٹور مالکان ایئر پورٹ سے لے کر مکہ مکرمہ میں انٹری کرانے تک جگہ جگہ رشوت دے کر ان کو گرفتاری سے بچاتے ہیں۔ یہ حجاج قدم قدم پر رشوت دے کر شرعاً گنہ گار ہوتے ہیں جبکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **الراشي والمرتشي في النار.** (**کنز العمال**، ج:۲، ص:۱۱۳، **مطبع بیروت**) نیز جب ایئر پورٹ سے مکہ کے لئے چلتے ہیں، تو میقات پر نیت کرکے نیچے بے سلا تہبند اور اوپر سے جبہ یا کرتا پہن لیتے ہیں اور مکہ مکرمہ پہنچ کر جبہ یا کرتا اتار کر احرام کی چادر اوڑھ لیتے ہیں یعنی حالت احرام میں گھنٹوں سلا ہوا کپڑا پہن کر حکم شرع کی مخالفت بھی کرتے ہیں، ایئر پورٹ سے احرام کے کپڑوں میں نہیں جاتے کہ کہیں پکڑے نہ جائیں۔ حج کمیٹی اور ٹور سے ہٹ کر حج پر لے جانے کا یہ تیسرا طریقہ جو اختیار کیا جارہا ہے اسی کی شرعی حیثیت اور مختلف جہتوں سے اس کے احکام و مسائل پر بحث مقصود ہے، اس مقام پر یہ سوال بھی اہم ہے کہ جو شخص حج کمیٹی اور ٹور سے جانے کی استطاعت نہیں رکھتا مگر اس تیسرے طریقہ سے وہ حج پر جانے کے مصارف پر قادر ہے تو کیا فرضیت حج کے لئے استطاعت مالی ثابت مانی جائے اور اس پر وجوب حج کا حکم عائد ہوگا؟ اور حج نہ کرنے کی صورت میں کیا اس کو بھی گنہگار قرار دیا جائے گا؟ اور کیا یہاں بھی رشوت کا گناہ صرف لینے والے پر ہے دینے والے پر نہیں؟ اور کیا قدم قدم پر پکڑے جانے کا خطرہ "**امن طریق**" کے منافی ہوگا؟ یا اس قسم کا خطرہ **علی اختلاف القولین** نفس وجوب یا وجوب ادا پر کوئی اثر نہ ڈالے گا بلکہ اس قسم کا خطرہ جنگل میں پانی ختم ہونے یا باد سموم چلنے یا دریا میں تیز لہریں اٹھنے کے مثل ہے جس سے حج کے وجوب پر کچھ فرق نہیں پڑتا؟ ہمارے فقہائے کرام نے امن طریق" کے سلسلے میں جو صراحت فرمائی ہے اس کے مطابق اگر غالب گمان سلامتی ہو تو جانا واجب ہے اور غالب گمان یہ ہو کہ ڈاکے وغیرہ سے جان ضائع ہو جائے گی تو جانا ضروری نہیں اور صاحب فتح القدیر کے نزدیک غلبہ سلامتی کے ساتھ عدم غلبہ خوف

بھی معتبر ہے، مسئلہ دائرہ میں جان جانے کا خطرہ تو نہیں زیادہ سے زیادہ چند دنوں کی قید یا ملک سے باہر کر دینے کے امکانات ہیں مگر خوف کا غلبہ بہر حال رہتا ہے جب کہ عدم غلبہ خوف امام ابن الہمام کے نزدیک امن طریق میں معتبر ہے۔

امن طریق اور رشوت دے کر حج کرنے کے سلسلے میں فقہائے کرام کی تصریحات درج ذیل ہیں، ان کے مطالعہ سے مسئلہ دائرہ میں روشنی حاصل کی جا سکتی ہے۔

بہار شریعت میں وجوب ادا کی شرطوں سے ایک شرط امن طریق ذکر کی گئی ہے اس کا مطلب ہے کہ غالب گمان سلامتی ہو تو جانا واجب ہے اور غالب گمان یہ ہو کہ ڈاکے وغیرہ سے جان ضائع ہو جائے گی تو جانا ضروری نہیں، جانے کے زمانے میں امن ہونا شرط ہے پہلے کی بدامنی قابل لحاظ نہیں"۔ (بہار شریعت جلد اول، حصہ ششم ص: ۱۰۴۳، مکتبۃ المدینہ)

عالمگیری میں ہے: ومنها " أمن الطريق " قال ابو الليث ان كان الغالب فى الطريق السلامة يجب ان كان خلاف ذلك لا يجب، وعليه الاعتماد كذا فى التبيين (ج: ۱ص: ۲۴۱، دار الكتب العلمية)

شامی میں ہے: قوله مع أمن الطريق اى وقت خروج أهل بلده وان كان مخيفا فى غيره بحر - وقدمنا عن اللباب انه من شروط وجوب الاداء، وفى شرحه انه الاصح ورجّحه فى الفتح. وروى عن الامام أنه شرط وجوب، فعلى الاول تجب الوصية به اذا مات قبل أمن الطريق، أما بعده فتجب اتفاقا بحر - قوله (بغلبة السلامة) كذا اختاره الفقيه ابو الليث وعليه الاعتماد واختلف فى سقوطه اذا لم يكن بد من ركوب البحر، فقيل: يسقط، وقال الكرمانى: ان كان الغالب فيه السلامة من موضع جرت العادة بركوبه يجب والا فلا، وهو الاصح. بحر قال فى الفتح: والذى يظهر انه يعتبر مع غلبة السلامة عدم غلبة الخوف، حتى لو غلب لوقوع النهب والغلبة من المحاربين مرارا أو سمعوا ان طائفة تعرضت للطريق ولها شوكة والناس يستضعفون أنفسهم عنهم، لا يجب، وما أفتى به الرازى من سقوطه من أهل بغداد و قول الإسكاف فى سنة ست وثلاثين وست مائة: لا اقول إنه فرض فى زماننا، وقول الثلجى: ليس على أهل خراسان منذ كذا كذا سنة حج. انما كان: وقت غلبة النهب والخوف فى الطريق ثم زال ولله المنة قوله: (على ما حققه الكمال) حيث قال: وقول الصفار: لا ارى الحج فرضاً منذ عشرين سنة من حين خرجت القرامطة لانه لا يتوصل اليه الابار شائهم، فتكون الطاعة سبب المعصية، فيه نظر لان هذا لم يمكن من شانهم، انما شا نهم استحلال قتل الانفس وأخذ الاموال، وكانوا يغلبون على اماكن ويترصدون فيها للحاج. وقد هجموا عليهم مرة فى مكة فقتلوا خلقا فى الحرم؛ وقد سئل الكرخى عمن لا يحُجُّ خوفاً منهم، فقال: ما سلمت البادية من الأفات: اى لا تخلوا عنها لقلة الماء و هيجان السموم، وهذا ايجاب منه رحمه الله تعالى و محمله انه رأى ان الغالب اندفاع شرهم عن الحاج، وبتقديره فلا اثم فى مثله على الأخذ على ما عرف من تقسيم الرشوة فى كتاب القضاء اه ملخصا. واعترضه ابن كمال باشا فى شرحه على الهداية بأن ما ذكر فى القضاء

لیس علی اطلاقه، بل فیما اذا کان المعطی مضطراً بأن لزمه الاعطاء. ضرورة عن نفسه أو ماله- اما اذا کان بالالتزام منه فبالا عطاء ایضا یأثم ، وما نحن فیه من هذا القبیل اه. واقره فی النهر واجاب السید ابو السعود بأنه هنا مضطر لاسقاط الفرض عن نفسه قلت ویؤیده ما یاتی عن القنیه والمجتبی)
فان المکس والخفارة رشوة، ونقل عن البحر ان الرشوة فی مثل هذا جائزة، ولم اره فیه فلیراجع، قوله (ان قتل بعض الحجاج) ای فی کل عام او فی غالب الاعوام، وحینئذ فلا تکون السلامة غالبة اه ح.
قلت فیه نظر، فأن غلبة السلامة لیس المراد بها لکل احد بل للمجموع، وهی لا تنتفی الا بقتل الأکثر أو الکثیر، أما قتل اللصوص لبعض قلیل مع جمع کثیر سیما اذا کان بتفریطه بنفسه و خروجه من بینهم فالسلامة فیه غالبة، نعم إذا کان القتل بمحاربة القطاع مع الحجاج فهو عذر اذا غلب الخوف لما مر عن الفتح من انه یشترط و عدم غلبة الخوف الخ، علی انك قد سمعت آنفا جواب الکرخی فی شان القرامطة المستحلین لقتل الحجاج، وایضا فان ما یحصل من الموت بقلة الماء و هیجان السموم اکثر مما یحصل بالقتل بأضعاف کثیرة، فلو کان عذراً لزم ان لا یجب الحج الا علی القریب من مکة فی اوقات خاصة مع ان الله تعالی اوجبه علی اهل الافاق من کل فج عمیق، مع العلم بأن سفره لا یخلو عما یکون فی غیره من الأسفار من موت وقتل وسرقة. فأفهم قوله من المکس والخفارة المکس : ما یأخذه العشار، والخفارة ما یأخذه الخفیر وهو المجیر، ومثله ما یأخذه الاعراب فی زماننا من الصر المعین من جهة السلطان نصره الله تعالی لدفع شر هم قوله (والمعتمد لا) و علیه الفتوی شرح اللباب عن المنهاج- قوله (وعلیه) ای علی کون المعتمد عدم کونه عذرا فیحتسب الخ" (ردالمحتار جلد سوم ص: ۴۶۲، دار الکتب العلمیه)
فتاوی قاضی خاں میں ھے : ومن الشرائط امن الطریق حتی قال ابو القاسم الصفار رحمه الله تعالی لا اری الحج فرضاً منذ عشرین سنة من حین خرجت القرامطة وهکذا قال ابوبکر الاسکاف رحمه الله تعالی فی سنة ست وعشرین وثلث مائة قیل انما کان ذاك لان الحاج لا یتوصل الی الحج الا بالرشوة للقرامطة وغیرها فتکون الطاعة سببا للمعصیة، والطاعة اذا صارت سببا للمعصیة ترتفع الطاعة (ج: ص: ۲۸۳، مکتبه زکریا)
لیکن بحر الرائق میں اس کے برخلاف یہ فرمایا گیاکہ حج فرض ادا کیا جائے گا اگرچہ اس کی ادائیگی میں کسی معصیت کا ارتکاب کیوں نہ کرنا پڑے۔ بحر الرائق کی عبارت درج ذیل ہے :وما قال الصفار من انی لا اری الحج فرضاً من حین خرجت القرامطة وما علل به فی الفتاوی الظهیریة بأن الحاج لا یتوصل الی الحج الا بالرشوة لقرامطة وغیرها، فتکون الطاعة سببا للمعصیة مردود بأن هذا لم یکن من شأنهم لانهم طائفة من الخوارج کانوا یستحلون قتل المسلمین واخذ مالهم وکانوا یغلبون علی اماکن ویترصدون للحاج وعلی تقدیر اخذهم

الرشوة فلا اثم فی مثله علی الأخذ لا المعطی ولا یترك الفرض لمعصیة عاص (جلد: ۲،ص: ۵۵۰، مکتبہ زکریا)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں: افواہ کا اعتبار نہیں اگر واقعی ثابت ہو کہ راستہ میں امن نہیں تو وجوب نہ ہوگا من استطاع الیہ سبیلا صادق نہ آیا مگر یہ اس کے لئے ہے جس پر اسی سال وجوب حج ہوتا اور جن پر پہلے سے واجب ہو لیا ہے اور اپنی کاہلی سے ابتک ادا نہ کیا ہو ان پر سے وجوب ساقط نہیں ہو سکتا غایت یہ کہ جس سال امن نہ ہونا ثابت ہو وجوب ادا نہ ہوگا جب باذنہ تعالیٰ امن ہو جائے واجب الادا ہو گا۔ (ج ۴، ص: ۶۸۶، فتاوی رضویہ)

حضور مفتی اعظم ہند فرماتے ہیں: رشوت وغیرہ کا الزام شنیع شریف کے سر زبردستی تھوپنا مضمون نگار کا نواں کذب و افتراء ہوا۔ شریف سے معاذ اللہ اگر رشوت کا ثبوت بھی ہو، تو اس سے حج کیوں نا جائز ہوا، بلکہ کیوں ساقط ہوا۔ ہر خادم فقہ جس کی عقل کی آنکھیں فقہ کے نور سے روشن ہیں، جانتا ہے کہ اس کا حال اور اس کے امثال میں گناہ لینے پر ہے، دینے والے پر نہیں۔ خود فتح القدیر میں کسی اور جگہ نہیں وہیں تھا جہاں کی عبارت مضمون نگار نے نقل کی ہے: ثم الاثم فی مثلہ علی الاٰخذ لا المعطی علی ماعرف من تقسیم الرشوۃ فی کتاب القضاء - (فتح القدیر، ج: ۲ صفحہ: ۴۲۵) پھر اس جیسی صورت میں گناہ لینے والے پر ہے نہ کہ دینے والے پر، جیسا کہ کتاب القضاء میں رشوت کی تقسیم کے بیان سے معلوم ہوا۔ ۱۲م

اور کسی عاصی کی معصیت کے سبب فرض ترک نہیں کیا جاسکتا۔ اس فتح القدیر کی اسی کتاب، اسی باب، اسی صفحہ، اس فقرہ مذکورہ کا پارہ ہے: و کون المعصیة منهم لا یترك الفرض لمعصیة عاص۔ (فتاوی مفتی اعظم، جلد چہارم، ص: ۲۳ مکتبہ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)

مذکورہ تفصیلات کی روشنی میں علمائے کرام و مفتیان عظام کی خدمات عالیہ میں درج ذیل سوالات پیش ہیں امید کہ جلد از جلد ان سوالوں کا تحقیقی جواب بھیج کر شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کو شادکام فرمائیں گے۔

سوالات

سوال (۱) وزٹ ویزا پر مذکورہ بالا غیر قانونی طریقہ سے حج کرنے میں جو خرچ آرہا ہے اگر کوئی شخص اس کا مالک ہے تو اس پر حج فرض ہے یا نہیں؟ اور تاخیر کی صورت میں گنہگار ہوگا یا نہیں؟

سوال (۲) مذکورہ بالا غیر قانونی طریقہ پر حج کرنے میں قدم قدم پر رشوت دینی ہوگی اس کا گناہ دینے والے اور لینے والے دونوں پر ہوگا؟ یا صرف لینے والے پر؟ اور دینے والے کے حق میں رشوت دینے کی رخصت ہوئی جس طرح حج فرض کے استقاط کے لئے تصویر کھینچوانے کی رخصت ہے؟

سوال (۳) مذکورہ بالا غیر قانونی طریقہ پر حج کرنے میں قدم قدم پر پکڑے جانے کا خطرہ ہے یہ خطرہ امن طریق کے منافی ہے یا نہیں؟ اس خطرہ کی موجودگی میں نفس وجوب حج ہی معدوم ہو جائے گا یا وجوب ادا؟ یا یہ خطرہ صرف اس درجہ میں ہے جیسے جنگل سے جانے والے حاجیوں کے لئے قلّت ماء یا باد سموم کا خطرہ یا پانی جہاز سے جانے والوں کے لئے تلاطم خیز لہروں کا خطرہ؟

سوال (۴) جو لوگ اس غیر قانونی طریقہ پر حج کرتے ہوئے پکڑے گئے اور قید میں ڈال دیئے گئے یا ملک بدر کر دیئے گئے وہ محصر کے حکم میں ہیں یا نہیں؟ اور ان پر احصار کے احکام جاری ہوں گے یا نہیں؟

سوال (۵) جن پر پہلے سے حج فرض ہے اگر وہ اس غیر قانونی طریقہ پر حج کر لیں تو ان کا حج فرض ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

سوال (۶) سعودی حکومت کا وزٹ ویزا دے کر ایام حج میں حج کی ادائیگی سے روکنا ظلم ہے یا نہیں؟ بر تقدیر اول دفع ظلم کے لئے رشوت دینے کی اجازت ہوگی یا نہیں؟

سوال (۷): وزٹ ویزا لے کر مذکورہ بالا غیر قانونی طریقہ سے عمرہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

سوال: (۸) مذکورہ بالا غیر قانونی طریقہ پر حج اور عمرہ کرانے والے ٹور مالکان بطور مذکور جو روپیہ کماتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے وہ جائز کمائی ہے یا ناجائز و حرام؟

سوال: (۹) سعودیہ کے موجودہ قانون کے مطابق جو لوگ حج یا عمرہ کے احرام میں نہیں ہیں ان کو مسجد حرام میں نیچے طواف کرنے کی اجازت نہیں بلکہ چھت پر طواف کریں گے ظاہر ہے اس میں لمبا چکر لگانا ہوگا اور دیر میں طواف مکمل ہوگا اس لئے بہت سے لوگ حالت احرام میں نہ ہونے کے باوجود صرف اس لئے احرام کے کپڑے پہن لیتے ہیں تاکہ گیٹ مین ان کو حاجی یا معتمر سمجھ کر نیچے مطاف میں جانے کی اجازت دیدے اور یہ جلد از جلد طواف کے پھیرے مکمل کر لیں ان کی نیت دھوکہ دینے کی نہیں ہوتی اور نہ ہی زبان سے وہ خلاف واقعہ کوئی بات کہتے ہیں مگر وہ احرام کے کپڑوں میں صرف اس لئے ملبوس ہوتے ہیں کہ نیچے طواف کرنے کی اجازت مل جائے، ایسا کرنا شرعاً جائز و درست ہے یا نہیں؟

ترتیب: شمشاد احمد مصباحی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو (یوپی)
رکن شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف

۷۸۶/۹۲

فیصلہ

بابت:وزٹ ویزا(Visit Visa)پر غیر قانونی طریقہ سے حج کرنے کا شرعی حکم

سوال (۱): وزٹ ویزا پر مذکورہ بالا غیر قانونی طریقہ سے حج کرنے میں جو خرچ آرہا ہے، اگر کوئی شخص صرف اتنے ہی کا مالک ہے، حج کمیٹی یا ٹور کے مصارف کا مالک نہیں تو اس پر حج فرض ہے یا نہیں؟

الجواب (۱): وزٹ ویزا سے حج کرنا حکومت سعودیہ کے نزدیک غیر قانونی ہے۔ اس طرح حج کرنے میں نفس ومال کے ضرر کا خطرہ رہتا ہے اس لئے امن طریق کے مفقود ہونے کی وجہ سے ایسے شخص پر جو صرف وزٹ ویزا کے ذریعہ سفر حج کے مصارف پر قادر ہے، اس پر حج فرض نہیں۔

فتاویٰ خانیہ میں ہے: "ان کان الغالب ھو الخوف والقطع لا یفترض" (ج۱، ص۲۸۳)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: "اگر واقعی ثابت ہو کہ راستے میں امن نہیں تو وجوب نہ ہوگا کہ "من استطاع الیہ سبیلا" صادق نہ آیا مگر یہ اس کے لئے ہے جس پر اسی سال حج واجب ہوتا اور جن پر پہلے سے واجب ہو لیا ہے اور اپنی کاہلی سے اب تک ادا نہ کیا ان سے وجوب ساقط نہیں ہو سکتا۔ غایت یہ کہ جس سال امن نہ ہونا ثابت ہو وجوب ادا نہ ہوگا جب باذنہ تعالیٰ امن ہو جائے واجب الاداہو گا" (ج۴، ص۶۸۶)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۲): مذکورہ بالا غیر قانونی طریقہ پر حج کرنے میں قدم قدم پر رشوت دینی ہوگی، اس کا گناہ دینے والے اور لینے والے دونوں پر ہوگا یا صرف لینے والے پر؟ اور دینے والے کے حق میں رشوت دینے کی رخصت ہوگی جس طرح حج فرض کے اسقاط کے لئے تصویر کھنچوانے کی رخصت ہے؟

الجواب (۲): وزٹ ویزا سے حج کرنے کے لئے رشوت دینے اور لینے والے دونوں گنہ گار ہوں گے، رشوت دینے کی رخصت نہ ہوگی کہ اس پر حج فرض نہیں۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "الراشی والمرتشی کلاھما فی النار" (اخرجہ الطبرانی فی الصغیر، ج۱، ص۵۷)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۳): جو لوگ اس غیر قانونی طریقہ پر حج کرتے ہوئے پکڑے گئے اور قید میں ڈال دیے گئے یا ملک بدر کر دیے گئے وہ محصر کے حکم میں ہیں یا نہیں؟ اور ان پر احصار کے احکام جاری ہوں گے یا نہیں؟

الجواب (۳): سارے مندوبین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وزٹ ویزا سے حج کرتے ہوئے جو پکڑے گئے اور قید میں ڈال دیے گئے یا ملک بدر کر دیے گئے وہ محصر کے حکم میں ہیں اور ان پر احصار کے احکام جاری ہوں گے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "المحصر من احرم ثم منع عن مضی فی موجب الاحرام سواء کان المنع من العدو أو المرض أو الحبس أو الکسر أو القرح أو غیرھا من الموانع من اتمام ما احرم بہ حقیقۃً أو شرعاً" (ج۱، ص۲۵۵)

بہار شریعت میں ہے: "جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا مگر کسی وجہ سے پورا نہ کر سکا اسے محصر کہتے ہیں جن وجوہ سے حج یا عمرہ نہ کر سکے وہ یہ ہیں: (۱) دشمن۔ (۲) درندہ۔ (۳) مرض کہ سفر کرنے اور سوار ہونے میں اس کے زیادہ ہونے کا غالب گمان ہے۔ (۴) ہاتھ پاؤں ٹوٹ جانا۔ (۵) قید۔ (۶) عورت کے محرم یا شوہر جس کے ساتھ جا رہی تھی اس کا انتقال ہو جانا۔ (۷) عدت۔ (۸) مصارف یا سواری کا ہلاک ہو جانا۔ (۹) شوہر حج نفل میں عورت کو اور مولیٰ لونڈی غلام کو منع کر دے۔" (۶/۱۴۹)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۴): جن پر پہلے حج فرض ہے اگر وہ اس غیر قانونی طریقہ پر حج کرلیں تو ان کا حج فرض ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

الجواب (۴): جن پر پہلے سے حج فرض ہے وہ اگر وزٹ ویزا سے حج کرلیں تو ان کے ذمہ سے حج فرض ساقط ہو جائے گا۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”اور اگر مال حلال اس قدر اس کے پاس ہے یا کسی موسم میں ہوا تھا تو اس پر حج فرض ہے مگر رشوت وغیرہ حرام مال کا اس میں صرف کرنا حرام ہے اور وہ حج قابل قبول نہ ہوگا اگرچہ فرض ساقط ہو جائے گا“ (ج ۴، ص ۶۸۵)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۵): سعودی حکومت کا وزٹ ویزا دے کر ایام حج میں حج کی ادائیگی سے روکنا ظلم ہے یا نہیں؟ بر تقدیر اول دفع ظلم کے لئے رشوت دینے کی اجازت ہوگی یا نہیں؟

الجواب (۵): مصالح حجاج کے پیش نظر وزٹ ویزا پر حج کی اجازت نہ دینا ظلم نہیں۔

اشباہ و نظائر میں ہے: ”تصرف الامام علی الرعیة منوط بالمصلحة“ (ج ۱، ص ۳۲۸)

ردالمحتار میں ہے: ”(بغیر اذن الامام) فان اذن فلیس لأحد أن یلزمه وأن ینازعه لکن لا ینبغی للامام أن یأذن به اذا ضر با لناس بأن کان الطریق ضیقا ولو رأی المصلحة مع ذلك وأذن جاز اه حموی عن مسکین“ (ج ۱، ص ۲۰۶) واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۶): وزٹ ویزا لے کر مذکورہ بالا غیر قانونی طریقہ سے عمرہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب (۶): جن ایام میں وزٹ ویزا سے عمرہ کرنا غیر قانونی ہے ان میں عمرہ کرنا ممنوع ہے البتہ اگر عمرہ کرلے تو عمرہ ادا ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ“ (سورہ بقرۃ: ۱۹۵)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”کسی قانونی جرم کا ارتکاب کرکے اپنے کو بلاوجہ ذلت وبلا کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی حرام ہے کما استفید من القرآن المجید والحدیث“ (ج ۹، ص ۲۵)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۷): مذکورہ بالا غیر قانونی طریقہ پر حج اور عمرہ کرانے والے ٹور مالکان بطور مذکور جو روپیہ کماتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟ وہ جائز کمائی ہے یا ناجائز و حرام؟

الجواب (۷): ٹور مالکان کا مذکورہ بالا غیر قانونی طریقے پر حج اور عمرہ کرانا اگرچہ خلاف قانون ہونے کی وجہ سے جائز نہیں مگر اس کے ذریعہ ان کی حاصل کردہ اجرت حلال وطیب ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”بہر حال نفس اجرت کہ کسی فعل حرام کے مقابل نہ ہو، حرام نہیں ہے یہی معنی ہیں اس قول حنفیہ کے کہ یطیب الاجر وان کان السبب حراما کما فی الاشباہ وغیرها فاحفظ فانه علم عزیز فی نصف سطر۔“ (ج ۱۹، ص ۵۰۱)

نیز فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”مگر کرایہ کہ منفعت مکان کے مقابل ہے نہ ان افعال کے، اب بھی جائز ہے۔ ہدایہ میں ہے: من اٰجر بیتا لیتخذ فیه بیت نار او کنیسة أو یباع فیه الخمر بالسواد فلا بأس به لأن الاجارة ترد علی منفعة البیت ولا معصیة فیه انما المعصیة بفعل المستاجر اه اقول وهذا هو محمل ما فی الغمز عن القنیة وفی جامع الرموز عن المنیة وفی المنح عن شمس الأئمة الحلوانی وفی رد المحتار عن غرر الافکار عن المحیط عن المحیط عن الامام أن الاجر طیب وان کان السبب حراما کما حققناه فی ما علی رد المحتار علقناه فاحفظ فانه مزلّة و مضلة“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ۱۷۶، ۱۷۷)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۸): سعودیہ کے موجودہ قانون کے مطابق جو لوگ حج یا عمرہ کے احرام میں نہیں ہیں ان کو مسجد حرام میں نیچے طواف کرنے کی اجازت نہیں بلکہ چھت پر طواف کریں گے ظاہر ہے اس میں لمبا چکر لگانا ہوگا اور دیر میں طواف مکمل ہوگا اس لئے بہت سے لوگ حالت احرام میں نہ ہونے کے باوجود صرف اس لئے احرام کے کپڑے پہن لیتے ہیں تاکہ گیٹ مین ان کو حاجی یا معتمر سمجھ کر نیچے مطاف میں جانے کی اجازت دیدے اور یہ

جلد از جلد طواف کے پھیرے مکمل کرلیں ان کی نیت دھوکہ دینے کی نہیں ہوتی اور نہ ہی زبان سے وہ خلاف واقعہ کوئی بات کہتے ہیں مگر وہ احرام کے کپڑوں میں صرف اس لئے ملبوس ہوتے ہیں کہ نیچے طواف کرنے کی اجازت مل جائے، ایسا کرنا شرعاً جائز و درست ہے یا نہیں؟

الجواب (۸): اصل مطاف میں طواف کرنے کی نیت سے حالت احرام میں نہ ہونے کے باوجود احرام کا لباس پہننا شرعاً فریب اور دھوکہ نہیں ہے کہ دھوکہ کا مطلب کسی کو ضرر اور نقصان پہنچانے کی نیت سے اصل حقیقت کو چھپانا ہوتا ہے۔

تفسیر رازی میں ہے: "اعلم أنه لا شبهة في أن الخديعة مذمومة واصل هٰذه اللفظة الاخفاء واما حدها فهو اظهار ما يوهم السلامة والسداد وابطان ما يقتضي الاضرار بالغير والتخلص منه" (ج۱، ص۵۷)

اور تفسیر بیضاوی میں ہے: "الخداع أن توهم غيرك خلاف ما تخفيه من المكروه لتزله عما هو بصدده من قولهم خدع الضب" (ص۲۷)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جبکہ یہاں کسی کو ضرر پہنچانا مقصود نہیں بلکہ خود کو ضرر سے بچانا اور سنت کے مطابق طواف کرنا اور مسجد کی چھت پر چڑھنے کی کراہت سے بچنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم